



السلام علیکم ورحمة الله وبرکاتہ

کیا مرد اپنی پچھائی کے بال تار سکتا ہے ؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحیح السوال

وعلیکم السلام ورحمة الله وبرکاتہ
الحمد لله، والصلوة تو السلام على رسول الله، آما بعد!

بال تارنے کے اعتبار سے ان کی تین اقسام ہیں :

۱ - وہ بال جن کے تارنے اور کٹنے کا حکم دیا گیا ہے اور یہ وہ بال ہیں جنیں فطری سنت کیا جاتا ہے، مثلاً زیر ناف بال، اور بلوں کے بال، اور اس میں حج اور عمرہ کے موقع پر سر کے بال مخصوص کرنا اور سر منڈہ اپنی داخل ہوتا ہے

اس کی دلیل عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی درج ذیل حدیث ہے وہ بیان کرتی ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

«قُصُّ الْأَشَابِ وَالغَاغِ، الْبَرِّ وَالسَّوَاقِ وَالسْتَّخَاقِ الْمَاءِ، وَقُصُّ الْأَغْنَارِ وَغُلُّ الْبَرِّ هُمْ وَحْدَةٌ لِلْإِلَيْطِ وَلِلْعَانِيِّ وَلِلْخَاصِّ الْمَاءِ»

قال رکبیا : قال مصعب : وَنَيْتَ الْعَاشرَةَ إِلَّا أَنْ يَحْرُمَ الْمُخْرَصَةَ»

رواه مسلم (261).

"دس چیزوں نظرت میں سے ہیں : موچھیں کاٹنا، داڑھی بڑھانا مسوک کرنا، ناک میں پانی پڑھانا، ناخن کاٹنا، انگلیوں کے پورے دھونا، بلوں کے بال اکھیزنا، زیر ناف بال مونڈنا، اور پانی سے استجا کرنا"

ذکر یکیتے ہیں : مصعب نے کہا : میں دسویں چیز بھول گیا ہوں مکروہ کلی کرنا ہو سختی ہے "

۲ - وہ بال جن کو تارنے کی حرمت آئی ہے

اس میں اب روکے بال تارنے شامل ہیں، اور اس فعل کو النہص کا نام دیا جاتا ہے، اور اسی طرح داڑھی کے بال۔ اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے :

عبدالله بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے میں :

«أَنْ أَنْدَلِ الْأَشَابِاتِ وَالسَّوَاقِاتِ وَالسْتَّخَاقِاتِ وَالْمَاءِ وَالْمُخْلَجَاتِ لِلْمَاءِ الْمُنْخَرَصَةِ غَلَقَ اللَّهُ»

رواه البخاری (5931) و مسلم (2125)

"الله تعالیٰ گوئے اور گدوانے والیوں، اور اب روکے بال اکھیزے اور اکھڑوانے والیوں، اور خوبصورتی کے لیے دانت گڑ کر باریک کرنے والیوں پسیداً کردہ صورت میں تبدیل کرنے والیوں پر لعنت فرمائے"

اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما بیان کرتے ہیں میں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے میں :

«خَانُوا الْمُشْكِينَ وَفُرِّوا لِلَّهِ وَآخِرَ الشَّارِبِ»

رواه البخاری (5892) و مسلم (259).

"مشکل کو کی خالت کرو، اور داڑھیوں کو بڑھاؤ، اور موچھیں پست کرو"

امام نووی رحمہ اللہ کرتے ہیں :

"انہا مصحتہ: وہ عورت ہے جو چہرے کے بال تارے

اور المقصۃ: وہ عورت ہے جو لپٹنے چہرے کے بال اتروائے، اور یہ فل حرام ہے، لیکن اگر عورت کو داڑھی یا موچھیں آجائیں تو اسے ہمارا حرام نہیں، بلکہ ہمارے نزدیک وہ صحیب ہے" شرح مسلم نوی (14/106).

۳۔ وہ بال جن سے شریعت خاموش ہے، ان کے متعلق نہ توارنے کا حکم ہے، اور نہ ہی انہیں باقی رکھنے کا وہوب، مثلیہ حماقی، پنڈلیوں اور ہاتھوں کے بال، اور رخساروں اور پیشانی پر لگنے والے بال تو ان بالوں کے متعلق علماء کرام کا اختلاف ہے:

کچھ علماء کہتے ہیں کہ: انہیں ہمارا جائز نہیں، کیونکہ انہیں توارنے میں اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی ہے

جسا کہ اللہ تعالیٰ نے شیطان کی بات نقل کرتے ہوئے فرمایا:

وَلَمْ يَرْكِمْ فَلَيَغْرِبَنَّ غَنِثَ اللَّهِ إِنَّمَا / 119

اور میں یقیناً انہیں اللہ کی پیدا کردہ صورت میں تبدیلی کا حکم دوں گا۔

اور کچھ علماء کہنا ہے: یہ بال ان میں شامل ہے جس پر شریعت خاموش ہے، اور اس کا حکم اباحت والا حکم ہے، اور وہ انہیں باقی رہنے یا توارنے کا جواز ہے؛ کیونکہ جس سے کتاب و سنت خاموش ہو وہ معاف کردہ ہے مسئلہ خلوی کیمی کے علماء کرام نے یہی قول اختیار کیا ہے، اور اسی طرح شیعہ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے بھی یہی قول اختیار کیا ہے فتاویٰ المراءۃ الالمنیہ (879/3)۔

مذکورہ دلائل سے ثابت ہوتا ہے کہ حماقی کے بال تیسری قسم میں داخل ہیں، جن کے بارے میں شریعت خاموش ہے، لہذا انہیں کامنا یا نہ کامنا دوں توں طرح ہی مباح ہے۔

حَدَّا مَا عِنْدَهُ وَاللَّهُ أَعْلَمُ بِالصَّوَابِ

فتاویٰ مشائیہ

01 جلد